http://www.NastaliqOnline.ir

سورة الكهف

آيات ۴۵- ۵۳

اقبال

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ
نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ
مَرَّةٍۢ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا
الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا
يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۧ ﴿۴۹﴾

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ

عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ

لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ

مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
" مَن اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ ، قَالُوا : فَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ " رَوَاهُ مسلم (كتاب الايمان)، بخاری، ابن ماجه ، دارمي ، نسائي

حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :
جس نے کسی مسلمان کا حق مار لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ واجب کی اور جنت حرام کی — ایک شخص نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ﷺ ! اگر معمولی چیز ہو تو ؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ ایک پیلو کی لکڑی ہو

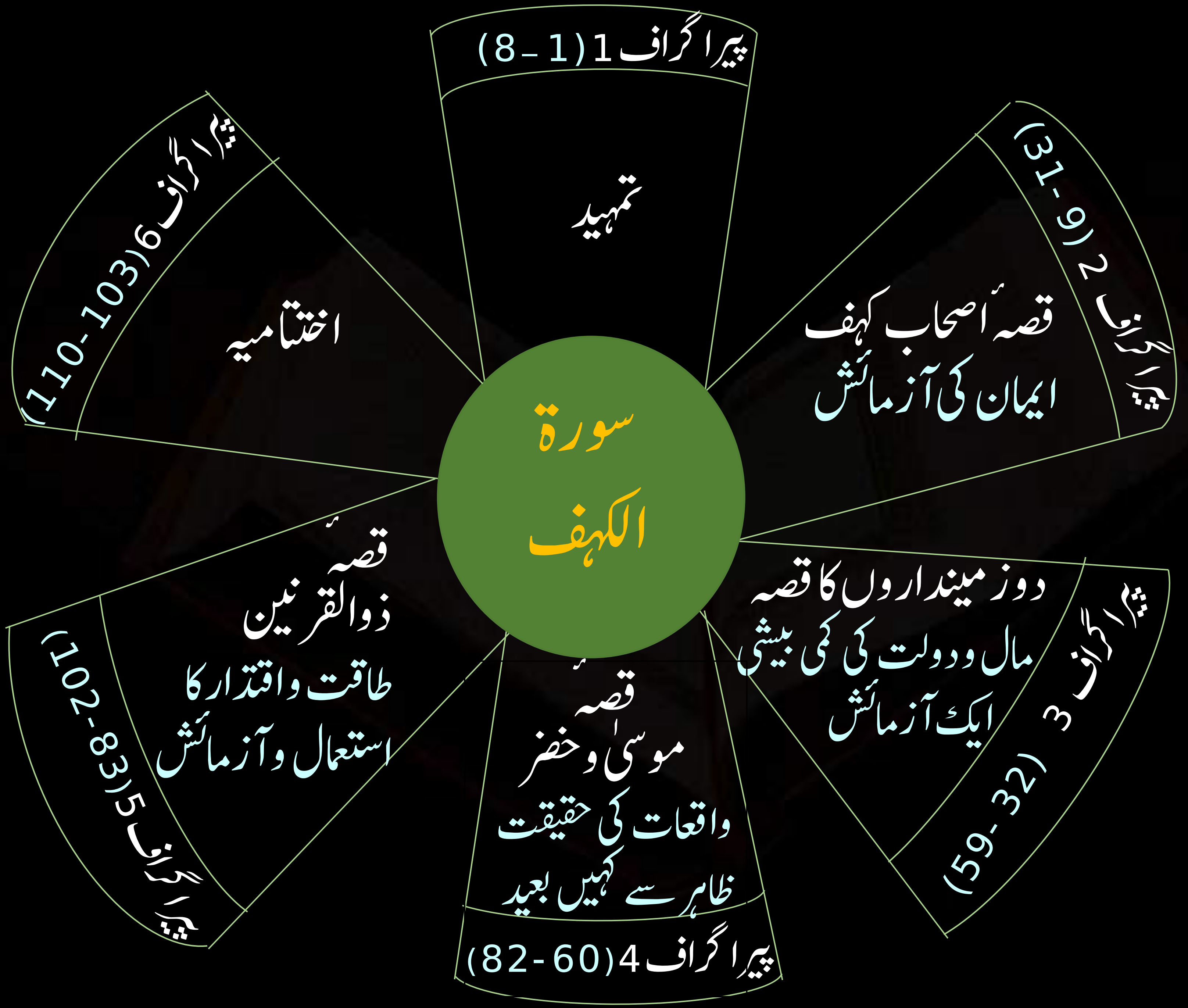

سورة الکهف
پیراگراف 1 (1-8)
تمہید
پیراگراف 2 (9-31)
قصہٴ اصحاب کہف
ایمان کی آزمائش
پیراگراف 3 (32-59)
دو زمینداروں کا قصہ
مال و دولت کی کمی بیشی
ایک آزمائش
پیراگراف 4 (60-82)
قصہٴ
موسیٰ و خضر
واقعات کی حقیقت
ظاہر سے کہیں بعید
پیراگراف 5 (83-102)
قصہٴ
ذوالقرنین
طاقت و اقتدار کا
استعمال و آزمائش
پیراگراف 6 (103-110)
اختتامیہ

آیات 45-59

- ابتدائیہ (ابتدائی خطبہ) (۸ آیات)
- قصہ (اصحابِ کہف) (۹ سے ۲۶ تک)
- خطبہ – (۲۷ سے ۳۱ تک)
- قصہ (باغ والوں کا) (۳۲ سے ۴۴ تک)
- خطبہ – (۴۵ سے ۵۹ تک)
- قصہ (موسیٰ و خضر) (۶۰ سے ۸۲ تک)
- قصہ (ذوالقرنین) (۸۳ سے ۹۸ تک)
- خطبہ (اختتامی) – (۹۹ سے ۱۱۰ تک)

آیات 45-53

- ان آیات میں دنیا کی بے ثباتی اور چند دن کی ظاہری زیب وزینت کا بیان
- مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور یہیں رہ جاتے ہیں۔ باقی رہنے والی اور ساتھ جانے والی نیکیاں ہیں
- پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونے اور اعمالنامے سامنے آنے کا تذکرہ - اس اعمال نامے سے کوئی ذرا سی چیز بھی لکھے جانے سے رہ نہ جائیگی
- اس عارضی ذرا سی چہل پہل پر بھروسہ کرنا اور اس میں دل لگانا اور اپنے خالق کو بھول جانا اور آخرت کے لیے فکر مند نہ ہونا یہ انسان کی نا سمجھی ہے۔

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ - بیان کریں ان کے لیئے

مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا - مثال دنیا کی زندگی کی

كَمَآءٍ - جیسے پانی

اَنۡزَلۡنٰهُ - اتارا ہم نے اسے

مِنَ السَّمَآءِ - آسمان سے

فَاخۡتَلَطَ - پھر مل گیا

بِهٖ - اس سے

نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ۝٤٥

نَبَاتُ الۡاَرۡضِ - زمین کا سبزہ

فَاَصۡبَحَ - پھر (وہ) ہو گیا

هَشِيۡمًا - چورا　هَشِيۡم- کوٹی ہوئی خشک گھاس، بُھس، چورا

تَذۡرُوۡهُ - بکھیرتی ہیں اس کو (ذ ر و) وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا

الرِّيٰحُ - ہوائیں

وَكَانَ اللّٰهُ - اور ہے اللہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا - ہر چیز پر مقتدر (قابو پانے والا)

http://www.NastaliqOnline.ir

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

اور اے نبیؐ! اِنہیں حیاتِ دنیا کی حقیقت اِس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم
نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پَود خُوب گھنی ہوگئی، اور کل وہی
نباتات بُھس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں اللہ ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے

اقبال

دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک تمثیل میں

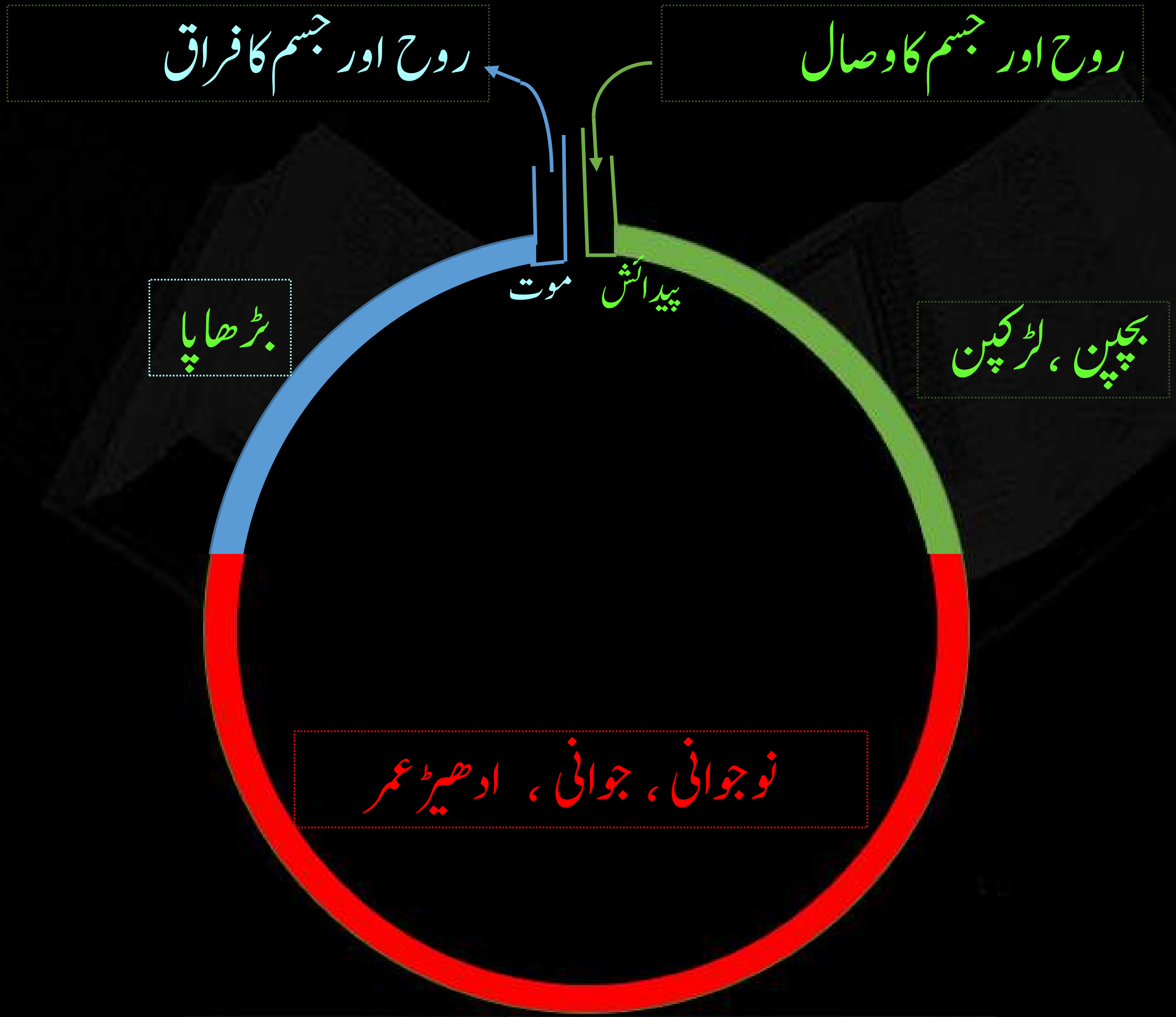

آیت 45

- دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک تمثیل میں
- نباتاتی زندگی کی طرح انسان کی زندگی کا بھی ایک دورانیہ (Cycle) ہے۔ روح اور جسم ملتے ہیں، انسان پیدا ہو کر دنیا میں آتا ہے۔ جوانی کے عروج کو پہنچتا ہے۔ پھر بوڑھا ہوتا ہے اور وفات پاکر سپرد خاک ہو جاتا ہے۔
- اس تمثیل سے دنیاوی زندگی کی بے ثباتی کو واضح کیا گیا
- جن لوگوں نے اس دنیا کی فانی اور عارضی لذتوں کو مقصود بنا کر اسی مادی زندگی میں ہی کھبھ کر رہ گئے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس بہار پر کبھی خزاں نہیں آئے گی انہیں بتایا گیا کہ یہ بہار چند روزہ ہے خود غور کرو اس مثال پر

اَلۡمَالُ وَ الۡبَنُوۡنَ زِیۡنَۃُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

اَلۡمَالُ وَ الۡبَنُوۡنَ - مال اور بیٹے

زِیۡنَۃُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا - دنیوی زندگی کی زینت ہیں

وَ الۡبٰقِیٰتُ - اور باقی رہنے والی

الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ - نیکیاں (جو) بہتر ہیں

عِنۡدَ رَبِّکَ - آپ کے رب کے پاس

ثَوَابًا - ثواب میں

وَّ خَیۡرٌ اَمَلًا - اور بہتر ہیں بلحاظ توقع یا امید کے

http://www.NastaliqOnline.ir

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

یہ مال اور یہ اولاد محض دُنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے اصل میں
تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے
بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی اُمّیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں

Wealth and sons are allurements of the life of this world: But the things that endure, good deeds, are best in the sight of thy Lord, as rewards, and best as (the foundation for) hopes.

اقبال

آیت 46

○ مال واولاد محض دنیاوی زیب وزینت کا سامان

- ○ دنیوی زندگی کی زیب وزینت کا ذکر یہاں تیسری مرتبہ آیا ہے۔
- ○ مال ودولت اور اولاد وغیرہ کی یہ نعمتیں دودھاری تلوار کی طرح ہیں
- ○ جو لوگ مال و اولاد آج اپنا نصب العین اور منتہائے مقصود بنائے بیٹھے ہیں، انہیں معلوم ہو یہ سب عارضی فانی اور بے حقیقت ہیں
- ○ یہاں کے رشتے ناطے اور تمام تعلقات بھی اسی چار روزہ زندگی تک محدود ہیں۔ انسان کی آنکھ بند ہوتے ہی تمام رشتے اور تعلقات منقطع ہوجائیں گے اور اللہ کی عدالت میں ہر انسان کو تن تنہا پیش ہونا ہوگا زندگی کی کمائی میں اگر کسی چیز کو بقا حاصل ہے تو وہ نیک اعمال ہیں۔ آخرت میں صرف وہی کام آئیں گے۔

آیت 46

- مال واولاد محض دنیاوی زیب وزینت کا سامان
- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "يَتْبَعُ المَيِّتَ ثَلاثَةٌ : أَهْلُهُ ومَالُهُ وعَمَلُهُ. فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، ويَبْقَى وَاحِدٌ : يَرْجِعُ أَهْلُهُ ومَالُهُ، ويَبْقَى عَمَلُهُ متفقٌ عَلَيهِ
- ''میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں، جن میں سے دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اہل و عیال، مال اور عمل جاتے ہیں، عیال و مال تو واپس آ جاتے ہیں مگر عمل باقی رہ جاتا ہے ''
- یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند بتاں وہم و گماں لاالٰہ الا اللہ

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ ﴿۴۷﴾

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ - اور جس دن ہم چلائیں گے

الْجِبَالَ - پہاڑوں کو

وَتَرَى الْأَرْضَ - اور تو دیکھے گا زمین کو

بَارِزَةً - کھلی ہوئی (صاف میدان)

وَّحَشَرْنٰهُمْ - اور ہم اکٹھا کریں گے ان کو

فَلَمْ نُغَادِرْ - پھر نہیں ہم چھوڑیں گے (غ د ر) غدر - چھوڑنا، بے وفائی

مِنْهُمْ اَحَدًا - ان میں سے کسی کو

http://www.NastaliqOnline.ir

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ ﴿٤٧﴾

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو صاف میدان دیکھے
گا اور سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے

And on the day We shall set the mountains in motion and thou will see the earth as a level stretch, and We shall gather them, all together, nor shall We leave out any one of them.

اقبال

وَعُرِضُوا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ

وَعُرِضُوْا - اور وہ پیش کئے جائیں گے

عَلٰى رَبِّكَ - آپ کے رب پر (رب کے سامنے)

صَفًّا - صفیں باندھے ہوئے

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا - بیشک تم آگئے ہو ہمارے پاس

كَمَا - جیسے

خَلَقْنٰكُمْ - پیدا کیا ہم نے تم کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ - پہلی مرتبہ

بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ لَكُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾

بَلۡ - بلکہ

زَعَمۡتُمۡ - تم لوگوں نے سمجھ لیا

اَلَّنۡ - کیا نہیں

نَّجۡعَلَ - ہم بنائیں گے

لَكُمۡ - تم لوگوں کے لئے

مَّوۡعِدًا - کوئی وعدے کا وقت

http://www.NastaliqOnline.ir

وَعُرِضُوا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے لو
دیکھ لو، آ گئے نا تم ہمارے پاس اُسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا تم نے
تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے

And they shall be presented before their Lord in ranks 'You have come to Us, as We created you upon the first time; nay, you asserted We should not appoint for you a tryst.

اقبال

تمام انسانوں کی اپنے رب کے حضور صف بستہ پیشی

- آگئے تم ہمارے پاس اس طرح جس طرح کہ ہم نے تم کو پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ
- تمہارے وہ تمام مصنوعی اور خود ساختہ سہارے جو تم نے طرح طرح کے ناموں سے گھڑ رکھے تھے اور گم ہوگئے
- وہ تمام جتھے، گروہ ، پارٹیاں اور جماعتیں جن کا تم لوگوں کو بڑا زعم اور گھمنڈ تھا اور تمہاری امارت وحکومت اور ریاست وقیادت جن کی وجہ سے تم رعونت اور استکبار میں مبتلا تھے - کہاں ہیں
- تم دنیا کی زندگی میں اس حقیقت کو بالکل ہی بھول گئے کہ تم نے واپس ہمارے پاس بھی آنا ہے۔ تمہیں گمان تک نہیں تھا کہ ہم نے تمہارے لیے اپنے سامنے پیشی کا کوئی وقت بھی مقرر کر رکھا ہے

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ

وَوُضِعَ - اور رکھی جائے گی

الْكِتٰبُ - کتاب (نامۂ اعمال)

فَتَرَى - پھر تم دیکھو گے

الْمُجْرِمِيْنَ - مجرموں کو

مُشْفِقِيْنَ - ڈرنے والے (ش ف ق)

مِمَّا فِيْهِ - اس سے جو اس میں ہے

وَيَقُوْلُوْنَ - اور کہیں گے

يٰوَيۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً اِلَّاۤ اَحۡصٰهَا

کلمہ ندامت و حسرت

يٰوَيۡلَتَنَا - ہائے ہماری تباہی

مَا لِ هٰذَا الۡكِتٰبِ - کیا ہے اس کتاب (نامۂ اعمال) کو

لَا يُغَادِرُ - نہیں چھوڑتا ہے

صَغِيۡرَةً - کسی چھوٹے (عمل کو)

وَّلَا كَبِيۡرَةً - اور نہ کسی بڑے (عمل) کو

اِلَّاۤ اَحۡصٰهَا - مگر اس نے اس کو گن رکھا ہے۔

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۴۹ ع

وَوَجَدُوْا - اور وہ پائیں گے

مَا عَمِلُوْا - جو انہوں نے کیا

حَاضِرًا - سامنے

وَلَا يَظْلِمُ - اور ظلم نہیں کرے گا

رَبُّكَ - تمہارا رب

اَحَدًا - کسی پر

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ
يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا
وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ع ﴿۴۹﴾

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ
اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں
گے کہ ہائے ہماری کم بختی، یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی
حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا
وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا

اقبال

http://www.NastaliqOnline.ir

انکار آخرت محرومیوں کی محرومی، اور ہلاکتوں کی ہلاکت

- مجرم لوگ اپنے اعمال ناموں کے مندرجات سے خائف اور لرزاں وترساں
- پکار اٹھیں گے کہ ہائے ہماری شامت اور کم بختی یہ کیسی عجیب کتاب ہے جس نے نہ کسی چھوٹی بات کو درج کرنے سے چھوڑا، اور نہ کسی بڑی بات کو
- وہ اپنی زندگی بھر کا کیا کرایا سب کا سب وہاں پر موجود اور حاضر پائیں گے۔
- اللہ کسی پر کوئی ظلم نہیں کرتا اس لئے اس نے سب کچھ محفوظ کر دیا تاکہ ہر کسی کو اس کے زندگی بھر کے کئے کرائے کا پورا پورا صلہ وبدلہ ملے
- اس طرح عدل وانصاف کے تقاضے پورے ہوں، اور اپنی آخری اور کامل شکل میں پورے ہوں، اور کسی کی کسی بھی طرح کی کوئی حق تلفی نہ ہو،

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ

وَاِذْ قُلْنَا - اور جب ہم نے کہا

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ - فرشتوں سے تم سجدہ کرو آدم کو

فَسَجَدُوْٓا - تو ان سب نے سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ - سوائے ابلیس کے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ - وہ تھا جنوں میں سے

فَفَسَقَ - تو وہ نکل گیا فسق: دائرہ شریعت سے کسی شخص کے نکل جانا

عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ - اپنے رب کے حکم سے

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ - کیا تو تم لوگ بناتے ہو اس کو

وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ - اور اس کی ذرّیت (اولاد) کو

اَوْلِيَآءَ - کارساز (دوست)

مِنْ دُوْنِيْ - میرے علاوہ

وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ - حالانکہ وہ ہیں تمہارے لیئے دشمن

بِئْسَ - کتنا برا ہے

لِلظّٰلِمِيْنَ - ظالموں کے لیئے

بَدَلًا - بدل (عوض)

http://www.NastaliqOnline.ir

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ
مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾

(اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو سب
نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جن قوم میں سے تھا پس اس نے اپنے
رب کے حکم کی نافرمانی کی، (اے اولادِ آدم) کیا تم بناتے ہو اس کو اور
اس کی اولاد کو میرے سوا اپنا کارساز حالانکہ وہ سب تمھارے دشمن
ہیں، ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔

اقبال

غرور و تکبر کی راہ ابلیس لعین کی راہ

- ابلیس نے اپنے زعم فاسد میں مبتلا ہو کر اپنے رب کے حکم کے باوجود آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اس بناء پر وہ ہمیشہ کیلیئے مر دود قرار پایا
- کبر و غرور اور اپنی بڑائی کا زعم و گھمنڈ ہلاکت و تباہی اور محرومی و خرابی کی جڑ بنیاد ہے۔ اور یہ ابلیس کا طریقہ ہے
- عجز و انکسار اور مسکنت و تواضع آدم کا طریقہ ہے اور یہ سعادت و سرخروئی سے سرفرازی کی راہ ہے
- جو لوگ دنیاوی مال و متاع اور منصب و جاہ کی بناء پر اکڑتے اور حق و ہدایت سے منہ موڑتے ہیں وہ ابلیس کی راہ پر چل کر ہلاکت و تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

قصہ آدم و ابلیس کو یہاں لانے کا سبب

- یہاں اس واقعہ کو اس لیے لایا جارہا ہے تاکہ قریش کو اس بات پر متنبہ کیا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی دعوت کو رد کرکے اور اس پر ایمان لانے سے انکار کرکے دراصل اس راستے پر چل رہے ہو جو ابلیس کا راستہ ہے
- اس نے اس وقت جب حضرت آدمؑ کو تخلیق فرمایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے زمین کی مخلوقات پر ان کی برتری ظاہر کرنے اور ان کی خلافت تسلیم کرانے کے لیے فرشتوں اور زمینی مخلوقات کو انھیں سجدہ کرنے کا حکم دیا، تو سب نے سجدہ کیا، لیکن ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا
- اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے احکام کی نافرمانی اور زمین پر اس کے نمائندوں کی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کی ابتدا ابلیس نے کی۔ اور تم بھی اسی راستے پر ہو

مَآ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ ۖ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا ۝۵۱

مَآ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ - نہیں میں نے گواہ بنایا تھا ان کو

خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ - زمین اور آسمان کی تخلیق کا

وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ - اور نہ انکی اپنی تخلیق کا

وَمَا كُنۡتُ - اور نہیں تھا میں

مُتَّخِذَ - بنانے والا

الۡمُضِلِّيۡنَ - گمراہ کرنے والوں کو مُضِلّ (گمراہ کرنے والا) کی جمع

عَضُدًا - مددگار عضد کہنی سے لے کر کندھے تک کا درمیانی حصہ ہے (قوت بازو۔ مددگار)

http://www.NastaliqOnline.ir

مَآ أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ
أَنفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿٥١﴾

میں نے نہیں بلایا تھا آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت اور نہ خود
انھیں پیدا کرتے وقت بلایا تھا، اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و
بازو بنایا نہیں کرتا

I called them not to witness the creation of the heavens and the earth, nor (even) their own creation: nor choose I misleaders for (My) helpers!

طنزیہ اسلوب کا بیان

- کچھ لوگوں نے شیاطین کو اللہ کے ساتھ اس کی خدائی اور حقوق میں شریک بنا دیا ہے حالانکہ آسمان اور زمین کی پیدائش اور اس کی تدبیر میں، بلکہ خود شیاطین کی پیدائش میں اللہ نے کسی کی کوئی مدد حاصل نہیں کی
- اللہ تو بے نیاز ہے وہ ذوالقوۃ المتین ہے، اس کو کسی مددگار کی ضرورت نہیں ہے
- پھر یہ شیطان اور اس کے نسل کی پوجا یا ان کی اطاعت کیوں کرتے ہیں؟ اور میری عبادت و اطاعت سے تمہیں گریز کیوں ہے؟
- لوگ اپنے جن بڑوں کو دنیا کی زندگی میں قابل بھروسہ سمجھ لیتے ہیں۔ وہ اسقدر کمزور ہیں کہ نہ کائنات کے وجود میں ان کا کوئی دخل ہے اور نہ خود اپنے وجود میں

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا

وَيَوْمَ يَقُوْلُ - اور جس دن وہ (اللہ) کہے گا

نَادُوْا شُرَكَآءِىَ - پکارو میرے شریکوں کو

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ - وہ جن پر تمہیں زعم تھا

فَدَعَوْهُمْ - پس وہ پکاریں گے انہیں

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ - پھر نہیں وہ جواب دیں گے ان کو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ - اور ہم بنادیں گے ان کے درمیان

مَّوْبِقًا - ایک ہلاک ہونے کی جگہ (مراد جہنم جو بطورِ آڑ حائل کردی جائیگی)

http://www.NastaliqOnline.ir

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾

اور یاد کرو جس دن اللہ تعالیٰ کفار کو فرمائے گا کہ بلاؤ میرے ان شریکوں کو
جن کو تم نے میرا شریک گمان کر رکھا تھا، تو وہ ان کو بلائیں گے لیکن وہ ان
کو کوئی جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک آڑ حائل کر دیں گے

One Day He will say, "Call on those whom ye thought to be My partners," and they will call on them, but they will not listen to them; and We shall make for them a place of common perdition.

اقبال

شرک کے ماروں کو روز قیامت کی تذکیر و یاد دہانی

- اس روز اللہ ان سے فرمائے گا کہ آج پکارو تم لوگ اپنے ان کو جن کو تم نے میرا شریک ٹھہرا رکھا تھا۔ تاکہ وہ اس مشکل وقت میں تمہاری مدد کریں چنانچہ وہ ان کو پکاریں گے مگر وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے
- یہ شریک ٹھہرائی جانے والی شخصیات چاہے انبیاء ہوں اولیاء اللہ ہوں یا فرشتے روز قیامت ان کے اور انہیں شریک ماننے والوں کے درمیان ہلاکت خیز خلیج حائل کر دی جائے گی تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ان کی مدد کو نہیں آ سکتے۔
- دنیا میں جن شخصیتوں کے بل پر آدمی حق کا انکار کرتا ہے، قیامت میں وہ اس کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ آج وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں مگر جب حقائق کھلیں گے تو دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں گے۔ ایسا معلوم ہوگا گویا دونوں کے درمیان ہلاکت خیز رکاوٹ قائم ہو گئی ہے۔

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ - اور دیکھیں گے مجرم

النَّارَ - آگ کو

فَظَنُّوْٓا - تو وہ سمجھ لیں گے

اَنَّهُمْ - کہ وہ

مُّوَاقِعُوْهَا - گرنے والے ہیں اس میں (واقع، وقوع پذیر، وقوعہ)

وَلَمْ يَجِدُوْا - اور نہیں پائیں گے وہ

عَنْهَا مَصْرِفًا - اس سے بچنے کی کوئی جگہ اردو میں : صرف (صرف نظر)

http://www.NastaliqOnline.ir

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا

عَنْهَا مَصْرِفًا ۚ ﴿٥٣﴾

اور مجرم جہنم کی آگ کو دیکھیں گے تو وہ گمان کریں گے کہ وہ اسی میں

گرنے والے ہیں اور وہ اس سے کوئی مفر نہیں پائیں گے

And the Sinful shall see the fire and apprehend that they have to fall therein: no means will they find to turn away therefrom.

اقبال

مجرم لوگوں کی آتش دوزخ کے سامنے بے بسی کی ایک تصویر

- اس یوم مہیب میں مجرم لوگوں کو دوزخ کی آگ دیکھتے ہی یہ یقین ہو جائے گا کہ انہوں نے اس میں گر کر رہنا ہے۔ والعیاذ باللہ العظیم
- انکا یہ انجام ان کے اپنے اس عمل و کردار کی وجہ سے جس کو انہوں نے اپنے خالق ومالک کے احکام واوامر سے منہ موڑ کر زندگی بھر اپنائے رکھا تھا۔ اور جنہوں نے حیات دنیا کی فرصت عمل کو کفر وانکار اور بغاوت وسرکشی میں گزار دیا ہوگا
- ان کے لئے اس سے رہائی کا راستہ تو تھا۔ اے کاش کہ وہ اس سے قبل دنیا میں اپنے دلوں کو قرآن کی طرف پھیرتے اور قرآن جس سچائی کو لے کر آیا تھا اس کے مقابلے میں نہ اتر آتے۔
- اس بے بسی کا دنیا میں تصور کرنا بھی محال۔ ایک مہیب انجام اور کوئی مفر نہیں